"یہاں کان" ماضی کے معنی میں نہیں بلکہ استقرار و دوام کے معنی میں ہے، تو اس کا بھی باقاعدہ حوالہ موجود ہے مزید برآں اس کی خصوصیت یہ ہے کہ چونکہ فاضل مفسر عہد حاضر کے ذہن و مزاج اور اس کے مسائل و افکار سے واقف ہیں اس لئے جہاں کہیں اس کا موقع ہوتا ہے اشہب قلم خوب جولانی دکھاتا ہے۔ علاوہ ازیں قرآن مجید میں جگہ جگہ توراۃ و انجیل اور ان کے احکام کا تذکرہ ہے۔ اور چونکہ مولانا نے ان کتب مقدسہ کا مطالعہ بڑے غور و خوض اور وسعت کے ساتھ کیا ہے اس بنا پر جا بجا، ان کتابوں کے حوالے اور ان کی عبارتیں ملتی ہیں پھر زبان اور انداز بیان کی سلاست اور شگفتگی ان سب پر مستزاد۔ ان وجوہ سے جو حضرات تفسیروں میں فقیہانہ اقوال اور ان کے دلائل و براہین کی بھرمار یا دور از کار کلامی مباحث کے عادی ہیں ان کے لئے ممکن ہے یہ تفسیر کچھ زیادہ دلچسپی کا باعث نہ ہو، لیکن عصر جدید کے تعلیم یافتہ اور نوجوان مسلمان جن کے لئے افکار نو پریشانی خاطر اور پراگندگی ذہن کا باعث بنے ہوتے ہیں ان کے لئے اس میں بہت کچھ سامان تسکین و راحت ملے گا۔

الطریق الی المدینۃ از مولانا سید ابوالحسن علی الندوی، تقطیع خورد، ضخامت ۱۸۰ صفحات، ٹائپ عمدہ، قیمت -/۴ پتہ:- مکتبۂ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

یہ مولانا کے چند مضامین کا مجموعہ ہے جو اب دوبارہ مزید اہتمام کے ساتھ شائع ہوا ہے چونکہ اول تو نفس مضمون اور پھر مولانا کا فصیح و بلیغ اور ولولہ انگیز طرز بیان ان دونوں کا مجموعی اثر یہ ہوتا ہے کہ محبت و عشق کی چنگاریاں جو ہر مسلمان کے نہاں خانۂ قلب و دماغ میں دبی ہوئی ہیں اچانک بھڑک اٹھتی اور روح میں گرمی پیدا کر دیتی ہیں اسی بنا پر کتاب کا نام الطریق الی المدینۃ رکھا گیا ہے۔ کتاب کی خوبی کا اندازہ اس کے مطالعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔